احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

یکم۔ جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

خطبہ نمبر ۱

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱ | اتوار۔ ۲۸ رجب ۱۴۱۵ھ ۔ یکم صلح ۱۳۷۴ ہش ۔ یکم جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سانحہ ارتحال

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں۔

مکرمہ شاہدہ ریاض ملک صاحبہ اہلیہ ملک ریاض احمد صاحب لمبی علالت کے بعد ۲۲ دسمبر بروز جمعرات صبح فجر کے وقت اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جمعہ کے روز لندن میں جنازہ پڑھایا۔ اور آپ کے لئے تعریفی کلمات بھی ادا فرمائے۔ آپ ایک نیک خاتون اور امامت سے بہت محبت رکھنے والی تھیں۔ عرصہ دراز سے لندن میں مقیم تھیں۔ اس سے قبل لجنہ لاہور میں بہت کام کیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے غمزدہ شوہر اور پانچ بچے چھوڑے ہیں۔ زکیہ امتیاز کراچی۔ محمود احمد ملک لندن۔ امتہ اللطیف اہلیہ ڈاکٹر مجیب الرحمان۔ امتہ الحبیب اہلیہ ڈاکٹر داؤد خان۔ مودود احمد صاحب ملک۔ امتہ النصیر معین جنجوعہ (کینیڈا) امتہ الحی زاہد ملک۔

اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا فضل نازل فرمائے اور سب بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنے معاشرے میں جنت پیدا کئے بغیر ہم دوسروں کو اس طرف نہیں بلا سکتے

جہاں جہاں آپس کے جھگڑے پائے جاتے ہیں وہاں جماعت کی ترقی رُک جاتی ہے

اللہ تعالیٰ تقویٰ کو دیکھتا ہے اور جب دیکھتا ہے تو دنیا کی نظریں بھی اس کے لئے تبدیل کی جاتی ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ نبوت ۱۳۷۳ ہش (۲۵۔ نومبر ۱۹۹۴ء) بمقام بیت الفضل لندن کا متن

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری سب نیک دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:

(۔) گزشتہ جمعے میں مَیں نے (۔) غیبت کے مضمون پر خطاب کیا تھا لیکن وقت نہ ہونے کی وجہ سے پورا خطاب یا اس خطاب کے سلسلے میں جو مضمون مَیں نے پیشِ نظر رکھا تھا وہ مکمل نہیں ہو سکا۔ بعض احادیث بہت اہم ہیں اس موضوع پر جو مَیں آپ کے سامنے پیش نہیں کر سکا تھا۔ تو آج وہیں سے بات شروع کروں گا جہاں گزشتہ خطبے میں بات ختم کی تھی۔

بدترین آدمی وہ ہے جو دو منہ رکھتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ایک کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے دوسرے کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے۔ یعنی بڑا منافق اور چغل خور ہے۔ یہ جو یعنی بڑا منافق اور چغل خور ہے۔ یہ ترجمہ کرنے والے نے ترجمہ بیچ میں کیا ہے۔ اصل الفاظ میں نہیں ہے۔ اور جو تشریح سمجھی اس کے مطابق بیان کیا۔ اگرچہ ظاہراً یہی معنے ہیں لیکن ترجمے میں ویسے عموماً یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ رواں ترجمے میں یہ بات شامل کئے بغیر' یہ ظاہر کر کے کہ اس کا یہ مطلب ہے' پھر باقی بات ہونی چاہئے۔ تو اسی لئے مجھے شک گزرا تھا کہ یہ اصل الفاظ نہیں ہیں۔ جب میں نے اصل الفاظ پر نگاہ ڈالی تو واقعۃً وہاں یہ موجود نہیں ہے۔

حدیث کے الفاظ صرف اتنے ہیں کہ بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہو۔ ایک کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے دوسروں کے پاس جا کر کچھ اور کہتا ہے۔ جہاں تک یہ نتیجہ نکالنے کا تعلق ہے کہ اس سے چغل خور ہی مراد ہے تو یہ بعید نہیں ہے۔ کیونکہ چغل خوری کے ساتھ یہ لعنت ضرور لگی رہتی ہے اور اس کا ایک لازمی جزو بن جاتی ہے۔ ایک انسان اِدھر کچھ بات کرتا ہے اُدھر کچھ بات کرتا ہے۔ جتنے بھی چغل خوری کے نتیجے میں فساد پھیلتے ہیں اور قریبی قریبیوں سے لڑ پڑتے ہیں اور بعض دفعہ وہ فساد لمبے ہو کر رشتوں کے انقطاع تک پہنچ جاتے ہیں۔ رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔ خونی رشتے بھی ایسے ٹوٹتے ہیں کہ پھر ان کا جوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان پر آپ سب نے کبھی نہ کبھی نظر ڈالی ہو گی۔ جو میں اپنی یادداشت سے یہ باتیں مستحضر کر رہا ہوں اپنے ذہن میں ان دونوں باتوں کا بہت گہرا تعلق مجھے دکھائی دے رہا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک شخص یا خصوصاً خواتین میں یہ بات زیادہ پائی جاتی ہے اس لئے خواتین سے معذرت کے ساتھ مَیں ایک خاتون کی مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک خاتون نے کوئی بات کی وہ بات اس خاتون تک پہنچی جس کے متعلق بات کی گئی تھی۔ اور ایسے رنگ میں پہنچی جس میں کچھ زیادہ تلخی پائی گئی بجائے اس کے کہ بعینہٖ اس طرح پہنچتی۔ اور بعض دفعہ اس طرح ہوتا ہے کہ بعینہٖ اس طرح پہنچا دی جاتی ہے مگر بات ایسی ہے جس کے نتیجے میں لازماً ان دونوں کے تعلقات میں خرابی پیدا ہوئی۔ جب وہ سننے والی یہ بات سنتی ہے تو پہلے یہ عہد کر کے سنتی ہے کہ میں آگے کسی سے بات نہیں کروں گی تو سب سے پہلے تو اس کے دو منہ ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ بات سنتی ہے اور پھر طیش میں آ کر بلا توقف دوسری خاتون پر حملہ آور ہوتی ہے۔ دھاوا بول دیتی ہے اس پر۔ اور اس کا سارا عہد کہ خاموش رہوں گی اپنے تک محدود رکھوں گی جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ تو اس کے دو منہ بن گئے اور جو سنانے والی ہے اس کے پہلے ہی دو منہ ہو چکے ہیں۔ کیونکہ جب وہ مجلس میں بیٹھی تھی تو امانت کے لحاظ سے بات ہو رہی تھی اور اگر واضح طور پر یہ نہیں بھی کہا گیا تھا تو ایک عام دستور سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ایک انسان جب کسی تیسرے شخص کے متعلق کسی سے بات کرتا ہے جو کچھ ناپسندیدہ پہلو رکھتی ہے تو اس یقین اور اعتماد پر کرتا ہے کہ یہ بات آگے نہیں پہنچائے گا ورنہ اگر پہنچانی ہو تو وہ خود کیوں نہ پہنچا دے۔ تو دو منہ سے بات شروع سے ہی چل رہی ہے۔ ایک سننے والی کے دو منہ جس نے آگے دوسرے منہ سے بات پہنچائی پھر جس نے اس سے بات سنی اس کے دو منہ بن گئے اور پھر جب وہ پاس پہنچے گی لڑنے کے لئے تو پھر یہ دو منہ آگے دو دو منہ بنتے چلے جائیں گے۔ وہ کہے گی جھوٹ بول رہی ہے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔ میں نے تو یہ کہا تھا۔ اور وہاں سے پھر ایک جھوٹ کا تیسرا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اگر اس نے کہا بھی ہو تو پھر دوسرے معنے پہنانے کی کوشش کرتی ہے۔ بعض دفعہ پھر اسے بھی جھوٹا کر دیتی ہے پھر وہ آتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

لڑتی ہوئی کہ تم نے یہی کہا تھا' وہ کہتی ہے میں نے یہ نہیں کہا تھا- تو ایک منہ جب پھٹ کے دو منہ بنتا ہے تو پھر پھٹتا چلا جاتا ہے اس کا پھر ایک منہ بننا بہت ہی مشکل کام ہے- لور ایسے فسادات میں سب سے زیادہ مشکل پڑتی ہے فیصلہ کرنے کی- کیونکہ ہر گواہی مٹی ہوئی ہے اور اگر وہ مان بھی جائے کچھ حصہ تو کہے گا میرا یہ مطلب تو نہیں تھا- میرا تو یہ مطلب تھا- جس طرح سیاستدان آج کل کہہ دیتے ہیں- ہر بیان میں ان کے بھی دو منہ ہو جاتے ہیں بیچاروں کے-

دوسرے کی برائی ہمدردی سے اس کے سامنے بیان کریں

تو یہ جو دو موہنی والی بات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ بہت گہری بات ہے- اور اس سے سوسائٹی کی بہت سی بیماریاں کھل کر (-) واضح ہو جاتی ہیں- اور اس کے نتیجے میں پھر ان کا علاج ممکن ہے- تو اس کا تو علاج یہی ہے کہ ایسی باتوں سے گریز کیا جائے جن کے متعلق انسانی تجربہ ہے کہ وہ ہمیشہ آگے پہنچتی ہیں اور بدل کر پہنچتی ہیں اور بگڑ کر پہنچتی ہیں- اول تو اگر کسی بھائی میں یا کسی بہن میں کوئی برائی دیکھی جائے تو خود بتانا چاہئے اس کو- یہ ایک منہ والی بات ہے اور خود بتائے اور اگر وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اس کو سننے کے نتیجے میں تو ہو سکتا ہے کہ کہنے کا انداز بیہودہ ہو مگر بالعموم اگر شریفانہ انداز میں ہمدردی سے بات کی جائے تو بگاڑ پیدا نہیں ہوتا- اور اگر ہو جائے تو اس کا قصور ہے جس نے بات سنی یا اس کا قصور ہے جس نے بات کہی تو بظاہر نیک نیتی سے لیکن دل میں زخم لگانے کی نیت ہے- پس آگے پھر یہ صورت حال ایسی ہے کہ اس کا باریک تجزیہ کرنا پڑتا ہے- بعض جا کے کہتے ہیں کہ تم میں یہ بات ہے 'تم میں یہ بات ہے' ہمیں تو سچ بولنا ہے سچی بات کہنی ہے- اور سچی بات پھر کہنے کا بھی سلیقہ ہوتا ہے-

تلخی پیدا کرنے والی سچی باتیں بھی آگے نہ پہنچاؤ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے (-) کوئی پہلو (-) زندگی کا ایسا نہیں چھوڑا جس میں معاملے کو خوب واضح نہ فرما دیا ہو کھول کر واضح نہ فرما دیا ہو- ایسی باتیں جو دوسرے کے لئے تلخی کا موجب ہوں اگر سچی ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں تمہیں وہ سچی باتیں دوسرے تک پہنچانے کا کوئی حق نہیں ہے- اگر جھوٹی باتیں ہوں تو وہ تو افترا ہے چغلی کا مضمون ہی سچی باتوں سے تعلق رکھتا ہے- لیکن اس سچ میں جھوٹ بھی شامل ہو جاتا ہے- یہ الگ مسئلہ ہے- مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ ہے کہ اگر بات کرنے والے نے سچا عیب بیان کیا ہو اور اس سچے عیب کو سن کر اس شخص تک بات پہنچا دی جائے جس کے متعلق وہ بات بیان ہوئی تھی تو کہنے والا بھی سچا دوسرا جو وسیلہ بنا وہ بھی سچا ہے- لیکن حرکت معیوب اور جھوٹی اور گندی ہے- ایسی گندی حرکت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ گویا کسی نے کسی کی طرف تیر پھینکا اس کے سینے کا نشانہ باندھا لیکن وہ اس کو لگا نہیں- اس کے قدموں میں جا پڑا- ایک شخص نے سچائی کے نام پر وہ تیر اٹھایا اور اس کے سینے میں گھونپ دیا- کہ نشانہ تو یہاں کا تھا- اس تیر کو یہاں گرنے کا کیا حق ہے- وہ بھی قاتل ہے بلکہ زیادہ مکروہ قاتل ہے- پہلے نے تو شاید کسی غصے کی وجہ سے کسی وجہ سے خواہ وہ جائز تھی یا ناجائز تھی ایک طبعی جوش سے مجبور ہو کر یہ حرکت کی- اس ظالم نے تو بغیر کسی جواز کے ایک شخص' معصوم شخص کی جان لی ہے- یہ کہہ کر کہ چونکہ اس کے متعلق بات کی گئی تھی اس لئے میرا فرض ہے کہ میں اسے پہنچاؤں- پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساری باتیں خوب کھول دی ہیں- سچ بہت اچھی چیز ہے- مگر کہاں بیان ہونا چاہئے- آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں- اور وہ ایسی باتیں ہیں جن کا سوسائٹی سے تعلق ہے- وہ اچھی باتیں ہیں اور سوسائٹی کی امانت ہیں (-) اب یہ امانت کا ایک مفہوم ہے جو باتیں سن کر آگے پہنچانے سے تعلق رکھتا ہے-

مجالس کی باتیں امانت ہیں

ایک اور مفہوم ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے جو بات مجلس میں سنی ہے بغیر اس شخص کی اجازت کے جس شخص نے وہ بات کہی ہو آگے نہیں پہنچانی یہ دوسرا مضمون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے امانت کے حوالے سے بیان فرمایا ہے- فرمایا (-) مجالس کے اندر ایک امانت کا مفہوم داخل ہے خواہ کہا جائے وہ خواہ نہ کہا جائے- وہ حدیث جس کی طرف میں یہ اشارہ کر رہا ہوں وہ یہ ہے- فرمایا (-)

(ترمذی کتاب البر والصلہ)

کہ حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کوئی بات بیان کرتا ہے اور پھر اس کی توجہ ہٹ کر کسی اور طرف ہو جاتی ہے اور وہ بات وہیں ختم ہو گئی تو اتنی بات جو وہ پہلے کر چکا تھا جس کا نہ اس نے نتیجہ نکالا نہ یہ بتایا کہ یہ لوگوں کے لئے ہے- یہ صرف تم تک رہنی چاہئے- وہ تمہارے پاس امانت پڑی ہے- اور جس کی امانت ہے اس سے پوچھے بغیر تم اس کو آگے بیان نہیں کر سکتے- تو یہ ایک عمومی اصول ہے- اپنے متعلق یہ فرمایا کہ میں جو بات کرتا ہوں وہ تمہاری بھلائی کے لئے کرتا ہوں- تمہاری خیر کے لئے کرتا ہوں- اس لئے یہ قوم کی امانت بن جاتی ہے- اور مجھ سے سنو (-) وہ جو حاضر ہے اس بات کو اٹھائے اور جو غائب ہے اس تک پہنچائے- تو لفظ تو دونوں جگہ امانت استعمال ہوا ہے مگر ان میں مفہوم بدل جاتا ہے-

عام طور پر جو روزمرہ کی مجلسوں میں ہونے والی باتیں ہیں وہ امانت ہی رہتی ہیں- اور پوچھے بغیر آگے نہیں چلانی چاہئیں- بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے گھر میں بھی جب کھانے وغیرہ پہ بات ہو رہی ہے تو بعض لوگ جو وہاں موجود ہیں وہ آگے بات کر دیتے ہیں- اور بعض دفعہ وہ باتیں بگڑی ہوئی شکل میں پاکستان سے ٹکرا کر گنبد کی آواز بن کے مجھ تک پہنچتی ہیں- میں حیران ہو کر سوچتا ہوں کہ میں نے یہ کب کہا تھا تو پتہ چلا کہ کھانے کی بے تکلف گفتگو میں بعض ایسی باتیں کہیں جو مناسب نہیں تھیں کہ ان کا اظہار پبلک میں ہو- کیونکہ بعض ایسے لوگ اس میں ملوث تھے جن کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں تھا- اور ان کی باتیں ان سے پوچھے بغیر مجھے کوئی حق نہیں تھا کہ میں عوام الناس میں پہنچا دوں- جس سے ہو سکتا ہے کہ وہ سبکی محسوس کریں- اس قسم کی چیز تھی کوئی برائی نہیں تھی کوئی چغلی نہیں تھی- لیکن امانت تھی- اور سننے والوں نے سنا اور آگے پہنچا دیا اور پہنچاتے وقت بگاڑ پیدا کیا- اس کی وجہ یہ ہے کہ جو باتیں سن کر یہ چسکا اٹھتا ہے کہ میں بیان کروں آگے- اس میں عموماً دو موہنی پائی جاتی ہے- اور یہ مزاج کا خاصہ ہے- فطرتاً ایسے شخص میں دو موہنی پائی جاتی ہے- تو وہ چونکہ چسکے کی خاطر بات بیان کرنا چاہتا ہے اس لئے اس میں مبالغہ آمیزی بھی کرتا ہے--

بڑھا بھی دیتے ہیں کچھ زیبِ داستاں کے لئے

جو بات مجھ سے سنی ہے وہ شاید اتنی زیادہ چسکے والی نہ ہو تو میں نے کہا کہ کیوں نہ میں تھوڑا اور اضافہ کر دوں عجیب وغریب لطیفے بنے کہ میں حیران رہ گیا کہ پاکستان سے اطلاع ملی کہ فلاں فلاں لوگ ربوہ میں یہ باتیں کرتے پھر رہے ہیں کہ فلاں کے ساتھ آپ کے یہ تعلقات قائم ہوئے فلاں سے یہ آپس میں عہد و پیمان ہوئے- حالانکہ کوئی دور کی بھی سچائی ان باتوں میں شامل نہیں تھی- یعنی ان عہد و پیمان میں جن کے ذکر ہو رہے تھے- مگر بنیاد یہی تھی کہ بنیادی طور پر ایک واقعہ ہوا تھا جس کو غلط معنے لے کر غلط طور پر پہنچایا گیا تھا تو لوگ جو خاموشی سے کرتے ہیں ان کی نیت میں فتنہ اور خرابی ضرور ہوتی ہے- ورنہ ایسے موقع پر پوچھ لینا چاہئے- جب آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ امانت ہے- تو پوچھنا چاہئے اور بعض دفعہ اس شخص تک بات پہنچاتے ہیں جس کے متعلق ذکر کیا ہے- ذکر سچا ہے- میں اور رنگ میں اس کی اصلاح کی کوشش کا ارادہ رکھتا ہوں- میری نیت یہ ہوتی ہے کہ باقاعدہ نظام جماعت کی معرفت یہ پوچھوں گا اور ایک خاص ذہن میں طریق ہے اور ضمناً- کوئی بات کرتا ہے تو اس کے جواب میں یہ بات کر دیتا ہوں تو جہاں بھی یہ بات ہوتی ہے وہ امانت بن جاتی ہے-

چغلی کے مختلف درجات

تو چغلی میں بھی مختلف درجے ہیں بعض ادنیٰ درجے کی چغلیاں ہیں جن میں اتنی گھناؤنی نیت شامل نہیں ہوتی جتنی عموماً چغلی کے ساتھ وابستہ ہے بلکہ وہ بے احتیاطیاں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے اعلیٰ مقام پر دیکھتے ہیں تو انہیں خیانت بیان فرماتے ہیں- (-) تو یہاں تک فرمایا کہ التفات کرے دوسری طرف یہ اس لئے عجیب بات ہے مگر بہت ہی گہری بات ہے کہ بعض دفعہ ایک انسان کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ بات کو آگے مکمل کرے گا اور پھر یہ بھی بات کرے گا کہ یہ باتیں آگے کرنی ہیں یا نہیں کرنی- اتنے میں کوئی اور آگیا- بات ختم ہو گئی- تو ایسا شخص یاد رکھے کہ جو آدھی بات اس نے سنی ہے وہ اس کے پاس اس وقت تک امانت ہوتی ہے جب تک امانت والے سے اجازت نہ لے لے- اس وقت تک وہ آگے کسی سے بات کرنے کا حق نہیں رکھتا-

بدظنی سخت قسم کا جھوٹ

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ایک لمبی حدیث ہے جس میں بہت سی نصائح فرما دی گئی ہیں- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور یہ مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا- بدظنی سے بچو- کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے- ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو- اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو- اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو- حسد نہ کرو- دشمنیاں نہ رکھو بے رخی نہ برتو- جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو (-) اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

خلافت لائبریری ربوہ

تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ یعنی مقام تقویٰ دل ہے اب یہ بھی مترجم نے کہہ دیا ہے یعنی مقام تقویٰ دل ہے حالانکہ میں اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ تقویٰ کی اصل کسوٹی وہ بات ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور جو بھی آپؐ کے دل پر گزرتی ہے یا آپؐ کے اعمال میں جاگزیں ہوئی ہے وہی تقویٰ کا معیار ہے اور اس کے سوا کوئی معیار قابل قبول نہیں ہے۔ اگر وہ اس سے متصادم ہو تو تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ (اپنی چھاتی کی طرف اشارہ ہے) یہ کہنا پیش نظر نہیں تھا کہ دل میں ہوتا ہے۔ کس کس دل میں ہوتا ہے کس کس دل میں نہیں ہوتا۔ ہزارہا دل ہیں جن میں تقویٰ نے جھانک کے بھی نہیں دیکھا ہوا۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ تقویٰ یہاں ہے سے مراد یہ ہے کہ تقویٰ دل میں ہے۔ مراد یہ ہے کہ میرے دل میں ہے۔ اگر دل کا حوالہ ہے تو یہ مراد ہے کہ تقویٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دل میں ہے۔ آپؐ کا سینہ تقویٰ کے نور سے روشن ہے۔ اگر تم نے تقویٰ سیکھنا ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہی سیکھو۔ اور کوئی راہ نہیں ہے تقویٰ کی حقیقت کو سمجھنے کی۔

تقویٰ کا ملخص

پس اس پہلو سے آپؐ نے یہ ساری باتیں جو بیان فرمائی ہیں وہ تقویٰ کا ملخص بیان فرمایا ہے۔ غور کر کے دیکھیں کن کن جگہوں پہ ہم ٹھوکر کھاتے ہیں۔ ان جگہوں پہ بچنے کے سائن بورڈ لگا دیئے اور تقویٰ کا ایک معنی بچنا بھی ہے۔ تو مراد یہ ہے کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہاں ٹھوکریں ہیں۔ کہاں خطرناک موڑ ہے کہاں گڑھے ہیں۔ جہاں اور قسم کے خطرات تمہارا انتظار کر رہے ہیں اس زندگی کے سفر میں میرے بیان کردہ سائن بورڈز یا جو نشان لگائے دیئے گئے ہیں۔ ان کو غور سے سیکھنا اور ان کے خلاف عمل نہ کرنا ورنہ خود نقصان اٹھاؤ گے پھر فرمایا کہ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے (-) بھائی کی تحقیر کرے۔ (-) تین چیزیں دوسرے (-) پر حرام ہیں اس کا خون اس کی آبرو اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا۔ نہ تمہاری صورتوں کو نہ تمہارے اموال کو بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو۔ دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ رہو۔ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ تو اس میں وہ تمام خطرات بیان فرما دیئے گئے جو عموماً معاشرے کا امن بگاڑنے پر منتج ہوتے ہیں کا محرک بنتے ہیں۔ کی وجہ بن جاتے ہیں۔

احمدی معاشرے کے لئے صدمہ کی بات

اور اتنا کھول کھول کر بیان فرما دیا گیا ہے ہم اپنے معاشرے میں یعنی احمدی معاشرے میں (-) اپنے اعمال کی نگرانی شروع کریں۔ تو سب سے پہلے یہ صدمہ پہنچے گا یہ دیکھ کر ہمیں بہت کچھ سیکھنا اور بہت کچھ کرنا ہے کیونکہ ان میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو عام طور پر اچھے نیک لوگوں میں بھی کسی نہ کسی حد تک اور کسی نہ کسی مرتبے کی پائی جاتی ہیں۔ اور وہ جب جڑ موجود رہتی ہے تو جب وقت آتا ہے موسم بدلتا ہے تو اس جڑ سے پھر فساد کا خبیث پودا بھی نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ ساری جڑیں بیان فرما دی ہیں اور ضروری نہیں کہ یہ ہر وقت ہر ایک کو دکھائی جائیں۔ ان میں سے ہر ایک چیز ایسی ہے جس میں یہ مادہ موجود ہے کہ وہ سر اٹھائے اور نہایت ہی خبیث درخت بن جائے جس کے پھول سے جنتیں جہنم میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ وہ شجرۂ ممنوعہ ہے ہر ایک ان میں سے ایسا ہے جس کے بعد جنتوں کے امن اٹھ جایا کرتے ہیں تو ہم نے تو دنیا کو دنیا کے لئے پیدا ہونے والی جنت کی طرف بلانا ہے۔ یہ آسمانی جنت ہے جس نے دنیا کے حالات تبدیل کرنے ہیں۔ اور یہ جنت اپنے معاشرے میں پیدا کئے بغیر ہم کیسے کسی کو بلا سکتے ہیں۔ اس لئے بحثوں کے بھی کچھ وقت ہوتے ہیں۔ اختلافات کو دلیلوں سے حل کرنے کے بھی کچھ موسم ہوا کرتے ہیں۔ لیکن آج کل کا جو دور ہے اس میں سب سے زیادہ وقت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنے اعمال سے ایک ایسا حسین معاشرہ دنیا کے سامنے پیش کریں کہ وہ دیکھیں اور انہیں محسوس ہو کہ جنت ہے تو یہاں آؤں۔ اور اس میں آئے بغیر انہیں تسکین نہ ہو۔ انہیں امن میسر نہ آئے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو محض کوئی فرضی اوپر کے دائرے میں دوڑنے پھرنے والی باتیں نہیں ہیں یہ روزمرہ کی زندگی میں ہر گھر میں ہونے والی باتیں ہیں جن کے متعلق میں آپ سے گفتگو کر رہا ہوں۔ ایسی باتیں ہیں جن کا نہ بڑے شہروں سے تعلق ہے نہ تعلیم یافتہ سوسائٹی سے تعلق ہے۔ ہر انسان کی ہر زندگی سے خواہ وہ گلیوں میں پلنے والا بچہ ہو خواہ محلوں میں پالا پوسا جانے والا لعل ہو۔ ہر ایک سے برابر تعلق ہے۔ ہر غریب سے غریب گھر سے تعلق ہے۔ ہر امیر سے امیر گھر سے بھی تعلق ہے۔

بدظنی پر مبنی ایک حیران کن واقعہ

پس غور سے سن لیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ہمیں باز رہنا ہو گا۔ باز آنا پڑے گا۔ ورنہ نہ ہم جنت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ دنیا کو جنت دینے کے دعوے دار بن سکتے ہیں۔ فرمایا بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے اور بدظنی ایک ایسی چیز ہے جو بسا اوقات ہمارے معاشرے میں اتنی پائی جاتی ہے کہ بدظنی کے بعد پھر اور کہانیاں بنتی چلی جاتی ہیں اور انسان کہتا ہے کہ فلاں نے یہ کیا' یوں کیا ہو گا' اور بعض دفعہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

ایک سلسلے میں ایک تحقیق میں نے کی۔ ایک شخص نے ایک ایسی بات کسی کے متعلق بیان کی جو میرے علم میں تھا کہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور جب میں نے جواب طلبی کی تو عجیب، غریب خط آیا کہ اس نے جو فلاں بات کی تھی اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ یوں کی ہو گی اس کا اثر فلاں شخص پر جو میں نے کہا تھا پڑا ہے وہ اس لئے لکھا تھا کہ اس شخص کا میں نے اندازہ لگایا کہ جب یہ بات ایسی ہی اور اس وجہ سے کی ہو گی، تو جب یہ دوسرے کو پہنچی ہو گی تو اس کا یہی رد عمل ہوا ہو گا۔ اس نے کہا کہ میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ اب دیکھئے یہ سارا جھوٹ ہے۔ (-) یہ بدترین جھوٹ ہے۔ بناء ہی استدلال کی جھوٹ پر ہے۔ اول تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ اس نے کس نیت سے بات کی تھی۔ پھر یہ کیسے پتہ چلا کہ دوسرا آدمی جس کے متعلق بات کی گئی تھی اگر اس پہنچی بھی ہو تو وہ بھی اس ٹیڑھی سوچ کے ساتھ سوچے گا جس طرح تم نے سوچا ہے۔ اور وہی بدنتیجہ نکالے گا جو تم نے نکالا ہے۔ اور پھر نہ یہ تحقیق کی کہ اسے پہنچی بھی ہے یا نہیں۔ اور پھر ایک اور تیسری منزل بنا لی کہ فلاں شخص کے متعلق میں نے سوچا کہ یہ اثر اس پر پڑا ہو گا۔ اور خلاصہ یہ نکالا کہ یہ واقعہ ہو گیا۔ ایسا بیہودہ طریق ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کھلی ہوئی نصائح کو ترک کرنے اور ان کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے ہماری سوسائٹی میں رفتہ رفتہ پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ جو ظن ہے یہ میں بتا رہا ہوں ایسے لوگوں کا جن کے متعلق توقع ہے کہ وہ عالم دین بھی ہیں اور معاشرے میں ایک بڑا مرتبہ اور مقام رکھتے ہیں۔ وہ بھی اس قسم کی بیہودہ باتوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

عیب کی ٹوہ میں نہ رہو

پھر فرمایا ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اب بہت سے جھگڑے ہمارے پاکستان سے آئے ہوئے بسنے والوں میں خصوصاً جرمنی میں جو پائے جاتے ہیں ان میں ایک بڑی وجہ دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں لگے رہنا ہے۔ ایسی بیہودہ عادت ہے اور اس کا اصل میں اگر مزید تجزیہ کریں تو اس کی وجہ یہ بنتی ہے کہ ایک انسان جب دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھے اور خود اچھا بننے کی صلاحیت یا طاقت نہیں ہے۔ کہ نیکی میں اس سے آگے بڑھ سکے تو اس کی ٹانگ کھینچ کے اپنے سے نیچا کرنے کی جو خواہش ہے وہ یہ ہے جو ٹوہ لینے پر منتج ہوتی ہے۔ اچھا ہمیں پتہ ہے وہ جیسے بنتا پھرتا ہے۔ جیسا معاشرے میں اس کی عزت ہے۔ چلو ہماری تو نہیں۔ مگر ہم اس کی ایسی بات نکالیں گے جو سارے معاشرے میں کہہ سکیں گے کہ یہ ہے وہ شخص۔ اس کی اصل حقیقت یہ ہے۔ اور جو ٹوہ لگاتا ہے بدنیتی سے اس کی ٹوہ میں اور اس کے نتیجوں میں ظن لازماً شامل ہوتا ہے۔ اور بدظنی شامل ہوتا ہے جو ظن کی مکروہ شکل ہے۔ اور پھر تجسس کر کے اس کے عیب جو نکالتا بھی ہے اس کو خدا اور رسول نے حق ہی نہیں دیا کہ اس عیب کو دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ بغیر تجسس کے بھی آپ کے علم میں جو بات آتی ہے (دینی) معاشرے میں آپ کو کوئی حق خدا نے نہیں دیا کہ آپ اس بات کو اچھال کر عوام الناس میں پہنچائیں۔ جو اولوالامر ہیں جن کے سپرد نظام کیا گیا ہے ان تک باتیں پہنچانا فرض ہے۔ لیکن اتنی ہی باتیں جو سچی ہوں لیکن عوام الناس میں ان باتوں کی تشہیر تو شروع سے ہی منع ہے بلکہ بعض صورتوں میں سخت سزا دی گئی ہے۔ ایک صورت میں تو اسی کوڑے کی سزا ہے ایسے شخص کے لئے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ واقعہ ہوا ہو گا یا نہیں ہوا ہو گا۔ قرآن نے جو شرائط لگائی ہیں ان شرائط پر چونکہ وہ بیان کرنے والا پورا نہیں اترتا۔ اور اس نے ناحق تشہیر کی ہے اس بات کی اس لئے اس کے لئے اسی کوڑے تک کی سزا مقرر فرما دی گئی ہے۔

تو چھوٹی موٹی باتوں میں جہاں سزا نہیں ہے وہاں تو لوگ بے دھڑک ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ٹوہ لگاتے اندازے لگاتے پھر چسکے لینے کے لئے سوسائٹی میں وہ باتیں پھیلاتے اور اس کے نتیجے میں سارے معاشرے میں زہر گھول دیتے ہیں۔ فرمایا۔ اچھی چیز ہتھیانے کی بھی حرص نہ کرو۔ اب دیکھیں ان دونوں باتوں کو اکٹھا جوڑ دیا ہے۔ تجسس اور اچھی چیز کو۔ یہی وہ نفسیاتی نکتہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا۔ کہ کسی کی اچھی چیز ہے جو اس کے پاس ہے تمنا یہ ہے کہ وہ مجھے ملے۔ وہ خواہ عزت ہو یا اور کوئی دنیا کا مقام ہو یا کوئی مال دولت وغیرہ قسم کی چیز ہو۔ کسی بھائی کو اچھا دیکھا جائے اور یہ تمنا ہے کہ میں اس سے لے لوں یہ میری ہو جائے۔ یہ ہے جو پھر کئی طرح سے اس سے انتقام لینے پر انسان کو آمادہ کرتی ہے۔ اور ایک انتقام کا طریق یہ ہے کہ پھر اس کی برائیاں ڈھونڈو اور اسے معاشرے میں پھیلاؤ۔

حسد نہ کرو

فرمایا حسد نہ کرو۔ اچھی چیز دیکھ کر دل میں حسد پیدا ہوتا ہے ہر وہ بات جو فطرت کے اندر موجود ہے اس کی دو صورتیں ہیں اور دونوں صورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی ہیں ایک صورت اس حدیث میں پیش ہو رہی ہے۔ ایک شخص کسی دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھتا ہے۔ اگر اچھا دیکھتا ہے تو اس کے نتیجے میں اگر تکلیف ہو رہی ہے کسی قسم کی تو پھر جو کچھ بھی جذبات پیدا ہوئے ہیں وہ حسد ہے۔ اگر خوشی ہو رہی ہے تو اسے رشک کہتے ہیں۔ حسد نہیں۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک سے منع نہیں فرمایا بلکہ حسد سے منع فرمایا ہے۔ اور حسد کی

پہچان یہ ہے اور یہ ایسی پہچان ہے جو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولے گی۔ جب اپنے بھائی کو کسی اچھی حالت میں دیکھیں تو اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھیں کہ آپ کو خوشی ہوئی ہے کہ غم پہنچا ہے۔ اگر معمولی سا بھی صدمہ ہوا ہو تو پھر آپ میں حسد پیدا ہونے کا احتمال موجود ہے۔ یا خطرہ موجود ہے۔ اور اگر خوشی ہے تو آپ شوق سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی سے فائدہ اٹھائیں۔ وہ فائدہ یہ بیان فرمایا ہے۔(-)

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو

اور یہ رشک کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا اگر تمہیں کوئی اچھا لگتا ہے تو اس خوبی میں اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ یہ منع نہیں ہے۔ یہ رشک کی پیداوار ہے۔ حسد کی پیداوار یہ ہے کہ اس کی خوبی کو برائی میں تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ خواہ سچ ہو خواہ جھوٹ ہو۔ مقصد دونوں صورتوں میں اوپر آتا ہے۔

اب موازنہ کر کے دیکھیں دونوں صورتوں میں آخری نتیجہ کی نیت ایک ہی ہے کہ میں اوپر ہو جاؤں اس سے فرمایا ایک طریقہ ایسا ہے جس سے تمہاری فطرت کی پیاس بجھے گی اور اچھے طریق پر بجھے گی۔ اور وہ ہے اونچے بے شک ہوں۔ اونچے ہونے سے منع نہیں فرمایا گیا۔ کہیں بھی انسانی فطرت کی طبعی جذبات کو غلط قرار نہیں دیا کیونکہ یہ خدا کی پیداوار ہے۔ خدا نے پیدا کیا ہے ان چیزوں کو ان کے برمحل استعمال کا نام اعلیٰ خلق ہے۔ ان کے برمحل استعمال کا نام نیکی ہے۔ تو تمنا تو ہے کہ میں اونچا ہوں بھائی سے لیکن اسی کی نیکی میں اس کو شکست دیکر۔ اعلیٰ درجے کی نیکیاں حاصل کر کے بے شک آگے بڑھ جاؤ۔ لیکن اس کی اچھائی برائی میں تبدیل کر کے یا ایسی برائی اس میں ڈھونڈ کر جو اس میں ہے ہی نہیں اور وہ بیان کر کے یا برائی ڈھونڈ کر جو اس میں ہے پھر اس کی تشہیر کر کے جو کام تم کرو گے وہ حسد کے نتیجے میں ہے اور قرآن تم کو اس کی اجازت نہیں دیتا۔

پھر فرمایا۔ حسد نہ کرو دشمنی نہ رکھو۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حسد پہلے بھی کھل کر بیان کر چکا ہوں 'حسد بنیادی طور پر کسی دشمنی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے اور یہ مزید پہچان ہے کہ ہمارے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر کسی کی کوئی خوبی 'اس کو خدا کی کوئی عطا' کسی انسان کو تکلیف دیتی ہے تو اس کے نتیجے میں حسد تو پیدا ہو گا۔ مگر حسد پہچان ہے دشمنی کی۔ ایسا شخص اس کا بھائی نہیں ہے۔ بھائی کہلاتا بھی ہے تو بھائی والی محبت دل میں موجود نہیں۔ بلکہ بنیادی طور پر اس سے کچھ عداوت ہے۔ تو فوراً فرمایا حسد نہ کرو۔ دشمنی نہ رکھو۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر انسانی نفسیات کا ماہر نہ کبھی پیدا ہوا نہ پیدا ہو سکتا ہے۔ ورطہ حیرت میں انسان ڈوب جاتا ہے جب آپ کی چھوٹی چھوٹی بعض نصیحتوں پر غور کرتا ہے۔ کہ کیسے گہرے گہرے نفسیات کے نکات ان میں موجود ہیں۔

بے رخی نہ برتو

بے رخی نہ برتو۔ دشمنی تو ہے لیکن اس کے اظہار مختلف ہیں۔ اور کچھ نہیں تو ایک اظہار یہ بھی بیان فرمایا کہ انسان اس سے بے رخی برتنے لگ جاتا ہے۔ اور بے رخی کمزور سے بھی برتی جاتی ہے اور اپنے سے بڑے سے بھی برتی جاتی ہے۔ یہ وہ نکتہ ہے جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھا رہے ہیں اور سمجھنا چاہئے۔ کہ سارے تعلق میں آپ کے کسی اچھے سے تعلقات کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں جو آپ کے دل میں رد عمل پیدا ہو رہے ہیں اس کے تذکرے ہیں۔ اس پر بے رخی انسان کیسے برتتا ہے؟ ہوتا یہ ہے کہ بسا اوقات اچھا دیکھ کر دل ایسا کڑھتا ہے کہ اس سے انسان تعلق ہی توڑ لیتا ہے۔ اور یہ بھی ایک تکبر کا اظہار ہے کہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں اس کی۔ ہم اس کی طرف پیٹھ کر کے چلے جاتے ہیں اور خصوصاً پنجاب کے شریکوں میں جو روایتی طور پر ہمارے زمیندار خاندانوں میں اور آپس کے تعلقات میں پایا جاتا ہے یہ بہت ہی نمایاں چیز ہے۔ ایک اپنی بڑائی اور انا کا طریق یہ ہے کہ وہ ہو گا لکھ پتی اپنے گھر ہو گا۔ ہمیں اس کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں۔ ہم اس کی دعوت پر بھی نہیں جاتے۔ اس کو چھوٹا سمجھتے ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دشمنی کے ایک اور طریق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ (جو) دوسرے کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ اور ہوتا کیا ہے کہ بھائی بھائی پر ظلم کر رہے ہیں آج کل۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ باتیں یہ چھوٹی سی ہیں بظاہر ہر ایک کو سمجھ آ رہی ہیں کہ کیوں نہ ہم ایسا کریں؟ اچھی باتیں ہیں۔ پر کرتا کون ہے؟ بہت کم ہیں جو ان باتوں کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ پر کم سے کم جب اپنی زندگی پر ان باتوں کا اطلاق ہوتا ہے تو ساری اچھی باتیں اس وقت دکھائی دینی بند ہو جاتی ہیں۔ اور صرف وہی باتیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ چنانچہ فرمایا وہ اس پر ظلم نہیں کرتا۔ حالانکہ بہت سے ایسے جھگڑے میرے پاس پہنچتے ہیں احمدیوں میں بھی۔ کہ بھائی نے بھائی پر ظلم کیا ہوا ہے۔ جائیدادوں پر قابض ہو گیا پھر چھوڑنے کا نام نہیں لیتا۔ کسی اور رنگ میں فوقیت ہے تو اپنے بھائی کو کسی طرح شامل نہیں کرتا۔ اس کی تذلیل کرتا ہے۔ حقارت سے دیکھتا ہے اور اس کے نتیجے میں پھر بہت سے تعلقات بگڑتے ہیں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جماعت میں جو یکسوئی چاہئے ہمیں جو اتفاق چاہئے جس کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے۔ اس اتفاق سے ہم محروم رہ جاتے ہیں۔ اور یہ جو جھگڑے ہیں یہ کسی ایک ملک سے وابستہ نہیں ہیں۔ ہندوستان میں بھی ہیں بنگلہ دیش میں بھی ہیں دوسرے ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور جہاں جہاں یہ پائے جاتے ہیں 'افریقہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ وہاں جماعت کی ترقی رک جاتی ہے۔ تو ایک چھوٹی سی بات کا اتنا بڑا گندا نتیجہ نکلتا ہے کہ اس کے نتیجے میں ساری جماعت کا نقصان ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ساری دنیا کا نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ جن کو (دعوت الی اللہ) پہنچنی چاہئے تھی آپس کے اختلافات کی وجہ سے وہ آگے نہیں پہنچتی۔

میں نے ایک دفعہ ذکر کیا تھا ہمارے بعض اضلاع پاکستان میں ایسے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آغاز میں بہت احمدیت نے ترقی کی ہے۔ اور ایسی صلاحیتیں موجود تھیں کہ اگر اسی رخ پہ وہ چلتے رہتے تو آج پاکستان کے مسائل بالکل مختلف ہوتے اور جماعت کو جو خدا تعالیٰ نے اصلاح کی صلاحیت بخشی ہے۔ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پاکستان کی کایا پلٹ سکتی تھی۔ لیکن اب دیکھیں مسائل کتنے بدل گئے ہیں کیونکہ جماعت کو انہوں نے تنقید سے دیکھ کر ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا ہے۔ اور ہر دوسری بدی کو کھلی بانہوں سے سینے سے لگاتے ہیں۔ اس صورت میں کتنا بڑا نقصان قوم کو پہنچا ہے اور اگر آپ تجزیہ کر کے دیکھیں جیسا کہ میں نے کہا۔ اور گاؤں گاؤں پہنچ کر میں نے حالات کا جائزہ لیا۔ تو ہر جگہ یہ بات نظر آئی کہ جن دیہات میں جن اضلاع میں آپس میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ شریکوں کے پرانے تصور جاگ اٹھے ہیں۔ ایک دوسرے سے رقابتیں ہیں۔ وہاں جماعت کی ترقی بند اور تنزل شروع۔ اگلی نسلیں نہیں سنبھالی گئیں۔ اپنے بچے اپنے ہاتھ سے دیکھتے دیکھتے نکلے اور غیروں کی گود میں جا بیٹھے۔ یہ کچھ نہیں کر سکے۔ کیونکہ ان کی ساری مجالس کا جو زور تھا وہ ایک دوسرے کی برائی میں ایک دوسرے کی دشمنی میں صرف ہو گیا اور اس کے نتیجے میں گندے اخلاق کی نسلیں پیدا ہوئیں۔ ان میں کہاں یہ طاقت ہے کہ وہ معاشرے میں انقلاب برپا کر سکیں۔

کلکتہ کی جماعت کا قابل تعریف تذکرہ

جہاں اصلاح ہوئی وہاں اللہ کے فضل سے حیرت انگیز تبدیلیاں ہوئیں۔ ہندوستان میں بھی یہی صورت تھی بعض جگہ ابھی بھی ہے۔ ایک جماعت جو اب اصلاح پذیر ہو چکی ہے اس کا میں نام لے دیتا ہوں۔ کلکتہ کی جماعت تھی۔ سالہا سال ان کے اوپر میں نے زور مارا کہ خدا کے لئے اختلافات ختم کرو۔ چھوٹے چھوٹے اختلافات' کمینے اختلافات لیکن خاندان خاندانوں سے بٹے ہوئے' بھائی بہنوں سے جدا ہوئے ہوئے۔ اور اس قدر وہ جماعت اپنے اثر کے لحاظ سے اپنی صلاحیتوں کے لحاظ سے سکڑ گئی تھی جیسے کینسر کا مریض ہو جائے وہ چیز سکڑنے لگتی ہے بعض دفعہ گردوں کو کینسر ہو جائے تو وہ سکڑنے لگتے ہیں۔ پتوں کا کینسر ہو وہ بھی سکڑنے لگتے ہیں۔ تو اپنے آپ پر اپنی بدی کے گرد لپٹ کر وہ چھوٹے ہونے لگتے ہیں۔ پس اس طرح کی صورت حال وہاں موجود تھی مگر اتنی بڑھی ہوئی نہیں جیسے میں نے مثال دی ہے۔ مگر بے برکتی تھی۔ کوئی ترقی نہیں۔ کسی قسم کا کوئی فیض ان سے غیروں کو جاری نہیں ہو رہا تھا۔ ان پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لمبی محنت کی توفیق ملی۔ کئی جھگڑوں کا پھر خود فیصلہ کرنا پڑا آخر میں بلا کر۔ اور یہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو سعادت بخشی کہ باوجود اس کے کہ پہلے کسی طرح بھی بعض فیصلے ماننے پر تیار نہیں ہوتے تھے۔ جب ان کو یہ کہا گیا کہ آج کے بعد یا تم اس فیصلے کو مانو یا مجھ سے تعلق کاٹ لو۔ تو اللہ کے فضل سے بعض ایسے معاملات میں بھی جہاں معلوم ہوتا تھا کہ اصلاح کی کوئی صورت ہی باقی نہیں رہی۔ اس مقام پر پہنچ کر انہوں نے آگے قدم نہیں بڑھایا انہوں نے کہا ٹھیک ہے اگر یہ بات ہے تو جو بھی فیصلہ ہے' آپ سے تعلق نہیں توڑیں گے اس فیصلے کو قبول کریں گے۔

اب اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ سارے ہندوستان میں (دعوت الی اللہ) کی کامیابی کے لحاظ سے کلکتہ اور اس کے ماحول جیسا اور کوئی مقام نہیں۔ حیرت انگیز انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ دشمن کوششیں کر رہا ہے لیکن کچھ ان کی پیش نہیں جاتی۔ اور وہ آسام تک اور نیپال تک اثر ڈال رہے ہیں اور خدا کے فضل کے ساتھ ان کی راہ کوئی روک نہیں سکتا۔ اور ابھی وہ سارے بیدار نہیں ہوئے میں جانتا ہوں۔ ابھی ایک حصہ ہے۔ مگر اتفاق کی برکت ضرور ہے جس سے سارے فائدہ اٹھا رہے ہیں کچھ اور بھی رختے ہونگے اللہ بہتر جانتا ہے مگر خدا کے فضل سے اگر ہیں تو اتنے سمٹ گئے ہیں اور سکڑ گئے ہیں کہ ان کا جماعت پر کوئی بد اثر نہیں ہے۔ مگر وہ بھی دلوں سے نکال پھینکیں اور جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (-) بھائی بھائی بنانا چاہتے ہیں وہ پھر ایک دفعہ اور قوت کے ساتھ بھائی بھائی بنیں تو مجھے یقین ہے کہ سارے علاقے میں عظیم روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اس سے بڑے بڑے مولویوں کی دور دور سے توجہ ہے وہ آتے ہیں جلسے کرتے ہیں سارا زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح نئے ہونے والے احمدی کسی طرح اپنے موقف سے پھر جائیں اور احمدیت کو ترک کر دیں یہاں تک کہ بڑی شدید جسمانی اذیتیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ موت کے کنارے تک پہنچ گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا استقلال بخشا ہے ایسا صبر عطا کیا ہے اور ایسی محبت جماعت سے پیدا ہو گئی ہے کہ وہ نہ ڈرانے سے باز آتے ہیں نہ لالچ سے جماعت سے منہ پھیرتے ہیں۔ اور بنیادی طور پر وہی چیز ہے اور کوئی انقلاب نہیں برپا ہوا۔ صرف یہ کہ آپس میں جو اختلاف تھے وہ خدا کے نام پر اور (امامت) سے تعلق کے نتیجے میں اختلافات پر اپنے دماغ کی راہ

خلافت لائبریری ربوہ

سے قائم رہتے ہوئے اسے ترک کرتے ہیں - یہ قربانی ہے - یہ ضد نہیں توڑی کہ ہم سچے ہیں اور وہ جھوٹا ہے - لیکن یہ بات مان گئے۔

سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کرنا

کہ جب حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا کلام میں نے ان کو دیا کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو- میں یہ بحث نہیں کرتا کہ تم سچے ہو کہ وہ جھوٹے' اگر وہ جھوٹا ہے اور تم سچے ہو تو (حضرت بانی سلسلہ) نے تو سچوں کو فرمایا ہے جھوٹوں سے تو مخاطب ہی نہیں ہوئے- سچوں کو فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو- اس سے بڑا اصلاح کا اور کوئی نسخہ ممکن نہیں- یہ اس امام کی فراست ہے جس نے خدا سے نور پایا ہے- کیسا عظیم حل ہے ورنہ اگر آپ یہ بحثیں کرتے رہیں کہ ثابت کر دیں کہ فلاں جھوٹا ہے اور فلاں سچا تو بعض ایسے جھگڑالو لوگ ہیں اور بعض نزاع ایسے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ نہ سننے والے بات مانیں گے نہ آپ حقیقت میں آخری یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں سچا ہے اور فلاں جھوٹا' حالات کے مطابق ایک سرسری اندازہ سا اور بعض پیچیدہ حالات میں اندازے سے بڑھ کر اور اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی- بعض لوگ شکوے کرتے ہیں کہ نہیں غلط فیصلہ ہو گیا ان کے اوپر میں نے ہمیشہ یہ ترکیب استعمال کی ہے- اس بحث کو چھوڑ دو کہ آخر انسان کا فیصلہ ہے غلطی ہو سکتی ہے مگر تمہیں فیصلہ ماننا ہو گا- میں پھر جب یہ کہتا ہوں کہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) تم سے مخاطب ہیں' اور تم اعلان کر رہے ہو کہ تم سچے ہو- اگر تم اس دعوے میں سچے ہو تو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) تمہیں کہہ رہے ہیں کہ اے سچو! سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو- یہ وہ نسخہ ہے جو ضرور کارگر ثابت ہوتا ہے- اگر ایسے شخص کے دل میں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کوئی محبت کی رمق باقی رہ گئی ہو۔

دوسرے کو حقیر نہ سمجھو

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو (-) بھائی بن کے رہو- بھائی دوسرے پر ظلم نہیں کرتا- مگر افسوس کہ ابھی تک (-) معاشرے میں بھائی کے بھائی پر ظلم کے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔

اسے رسوا نہیں کرتا- جب کہ آج بھی بعض بھائی دوسرے بھائیوں کی رسوائی کے درپے ہوتے ہیں- کوشش کرتے ہیں کہ وہ رسوا ہو جائے۔

اسے حقیر نہیں جانتا- اب حقیر نہیں جانتا جو ہے یہ بہت ہی اہم ہے- اگر ایک انسان اپنی حقیقت کو پہچان جائے تو وہ دوسرے کو حقیر جان ہی نہیں سکتا- یہ نہیں فرمایا کہ دوسرے کو حقیر نہیں کہتا حقیر کہنا اور بات ہے حقیر جاننا اور بات ہے- جاننے سے مراد یہ ہے کہ اپنے دل پر جب وہ غور کر کے دیکھتا ہے تو پھر وہ دوسرے کو حقیر جانتا ہی نہیں- حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا-

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

تم ہر ایک سے اپنے خیال میں بدتر بنو- یہ نہیں کہ دوسروں کے خیال میں بدتر بنو- پھر دیکھو کہ شاید یہی نسخہ کام آ جائے اور اللہ کے وصال کے گھر میں تمہارا اسی وجہ سے داخلہ ہو جائے- پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں وہ اسے حقیر نہیں جانتا کیونکہ جب وہ اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو پھر اس کے نفس کی آواز یہ ہے کہ تم حقیر ہو اور اگر تمہاری عزت ہے تو محض خدا کی پردہ پوشی کی وجہ سے ہے- اگر تمہیں کوئی مرتبہ اور مقام حاصل ہے تو محض اللہ کے احسان اور فضل کے نتیجہ میں ہے- جب ایک انسان اس حقیقت کو پا جاتا ہے تو اپنے بھائی کو اپنے سے کم درجہ دیکھتا ہے تو شرمندگی محسوس کرتا ہے حقیر نہیں سمجھتا اور یہ واقعہ ہے کہ اس کے نتیجے میں لازماً شرمندگی ہوتی ہے- شرمندگی اس بات کی کہ دیکھو یہ مجھ سے زیادہ محنت کرنے والا' مجھ سے زیادہ اخلاص رکھنے والا' مجھ سے زیادہ بعض باتوں میں قربانیوں میں آگے بڑھا ہے لیکن میں اس سے بہتر آدمی ہوں- تو ایسی صورت میں سوائے شرمندگی اور استغفار کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا- لیکن حقیر جاننے کا کوئی تصور بھی اس میں پیدا نہیں ہوتا۔

نفسیات کی گہرائی میں ڈوب کر کی جانے والی باتیں

تو نفسیات کی جس گہرائی میں ڈوب کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم (-) تربیت کی کوشش فرما رہے ہیں اس کا کچھ پاس کرو- غور کرو کون ہے جو (-) اتنی محنت کر رہا ہے- وہ پاک وجود جو چودہ سو سال پہلے پیدا ہوا- جس کی خاطر کائنات پیدا کی گئی وہ ہم جیسے ذلیل لوگوں کے لئے اتنی محنت کرتا ہے- راتوں کو جاگتا تھا- دعائیں کرتا تھا- ایک ایک بیماری کو کھول کھول کر بیان کرتا تھا- ہر بیماری کی شفا کے طریق بتاتا تھا اور ان باتوں کو سن کر بعض صرف خیالی طور پر سمجھ رہے ہیں کہ ہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے آمنا و صدقنا' ایک قدم آگے نہیں بڑھتے۔

ایک قابل تقلید واقعہ

محض نصیحت کی طاقت نہیں ہے- نصیحت کرنے والے کی اپنے سے محبت اور اپنے لئے قربانیوں کو دیکھ کر تم میں جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ ان نصیحتوں کو نظرانداز کر دو- بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے- یہ باتیں ہوں گی سچی کہ نہیں ہم تو آپ کے منہ پر یہ بات کر رہے ہیں- آپ کی خاطر یہ بات مان رہے ہیں- اور ایسا کئی دفعہ ہوا ہے- مجھ سے بھی ہو چکا ہے- حالانکہ میری کوئی حیثیت نہیں- ایک قتل کے معاملے میں بڑا اختلاف تھا ایک خاندان میں- میں جب وہاں گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ کسی طرح مانتے نہیں- جن کا قتل ہوا تھا ان کی والدہ بزرگ موجود تھیں ان سے میں نے جا کر کہا کہ میں آپ کے گھر آیا ہوں- معاف کر دیں ختم کر دیں' جماعت کے مفاد کی خاطر- اسی وقت انہوں نے معاف کر دیا- کہ آپ کے منہ پر معاف کرتے ہیں- ابھی میری ایک ملاقات ایک دوست سے ہوئی سیالکوٹ سے آئے ہوئے تھے- وہاں بھی یہی صورت تھی- ایک گاؤں میں بڑا سخت اختلاف اور جھگڑا' قتل و غارت تک نوبت پہنچی ہوئی- جس خاندان کا مقتول تھا میں جانتا تھا کہ ان میں سعادت زیادہ ہے- ان کو میں نے پیغام بھجوایا کہ آپ چھوڑ دیں اس بات کو اسی وقت چھوڑ دیا- ایک بچہ ان کا بھی ملاقات کے لئے مجھے ملنے آیا- اس نے تعارف ہی یہی کروایا کہ میں وہی ہوں اس خاندان کا ہوں- جس نے آپ کی خاطر آپ کے منہ سے بات سن کر اپنے حق کو چھوڑ دیا تھا- تو لازماً اس کے لئے میرے دل میں بہت محبت اور عزت پیدا ہوئی- اور دل کی گہرائیوں سے جو ایسے موقع پر دعا نکلتی ہے- وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

نصیحتوں کو محبت پر نگاہ کر کے قبول کریں

مگر میں کیا اور میری دعاؤں کی کیا حیثیت- حضرت محمد رسول اللہؐ کے منہ پر اگر آپ کوئی نیکی اختیار کریں گے آپؐ کے احترام اور عزت کے پیش نظر یہ دیکھ کر کہ (-) آپؐ نے کتنی محنت فرمائی- دنیا کے کسی نبی نے (-) کبھی اتنی محنت نہیں کی- جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے- یہ سوچیں اور پھر ادب سے جھک جائیں اور پگھلے ہوئے دل سے اطاعت کریں- کیونکہ اطاعت کی راہ میں ہمیشہ دل کی انا اور دل کا جوش حائل ہوا کرتا ہے- لیکن جو دل محبت میں پگھل جاتا ہے اس کی انا کیا رہی اس کا جوش کیسا وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قدموں میں بہنے لگتا ہے- اس سے انکار کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

پس محض نصیحتوں کو ان کی غیر معمولی عقل اور فراست کی وجہ سے نہ مانیں- اس محبت پر نگاہ کریں اس رحمت پر نگاہ کریں جو ان نصیحتوں کا منبع ہے- یعنی رحمۃٌ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پھر اگر آپ جھکیں گے تو ایک زائد بات آپ کی اطاعت میں ایسی پیدا ہو جائے گی جو آپ کو اللہ اور اس کے رسولؐ کا محبوب بنا دے گی- اور یہی محبت ہے جس کی خاطر انسان زندہ ہے- یہی ہماری آخری تمنا ہے- پس اس محبت کے لئے آپ کو راہیں آسان فرما دی گئی ہیں۔

اپنے بھائی کی تحقیر نہ کرو

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اس کے بعد تقویٰ یہاں ہے- تقویٰ یہاں ہے- یعنی مقام تقویٰ محمدؐ مصطفیٰ کا دل ہے- ایک انسان کے لئے پھر فرمایا- یہی برائی کافی ہے کہ اپنے (-) بھائی کی تحقیر کرے- پہلے تحقیر سے منع فرمایا- پھر دوبارہ ذکر فرمایا ہے (-) یہی برائی کافی ہے اس کو ہلاک کرنے کے لئے کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے- اب فرق صرف یہ ہے (میں عربی دیکھ کر بتاتا ہوں کہ عربی میں یہ فرق موجود ہے کہ نہیں) ایک ہی جیسے الفاظ ہیں دونوں جگہ- اسے حقیر نہ سمجھو کا بھی معنی لیا جا سکتا ہے اور حقیر نہ کرو- دوسری جگہ بھی وہی لفظ استعمال ہوئے ہیں- جو وسیع مضمون میں ہیں- دونوں باتیں اس میں پائی جاتی ہیں اپنے بھائی کو اپنے دل میں حقیر نہ سمجھو- اور دوسرا اپنے بھائی سے حقارت کا سلوک نہ کرو- تو فرمایا کہ (-) ہلاکت کے لئے یہی جرم کافی ہے- یہی برائی کافی ہے- کہ وہ اپنے بھائی کی تحقیر کرے اور تحقیر کا سلوک کرے- (-) تین چیزیں دوسرے (-) پر حرام ہیں- اس کا خون- اس کی آبرو اور اس کا مال- خون تک تو نوبت کبھی کبھی پہنچتی ہے- لیکن آبرو اور مال تک تو روزانہ نوبت آتی ہے- اور کتنے ہیں جو آبرو پر ہاتھ ڈالنے سے رک جاتے ہیں- کتنے ہیں جو مال پر ناجائز تصرف سے رک جاتے ہیں اور یہ دو ایسی بدیاں ہیں جن سے پاک کئے بغیر جماعت احمدیہ کا معاشرہ دنیا پر غالب آنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا- اس لئے اگر یہ برکت ہے تو ان چند کی برکت ہے جو ان باتوں میں خدا کے فضل کے ساتھ خوب پاک صاف کئے گئے ہیں- مگر جس دور میں ہم داخل ہیں جس طرح خدا کے فضل سے ہم پر نازل ہو رہے ہیں- میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ ان باتوں کو بار بار جگالی کی طرح سوچیں اور ان پر عمل کی کوشش کریں- ان کو کھنگالیں اور اپنے دلوں کو کھنگالیں- (-) اپنے دلوں کو پاک کریں- اپنی نیتوں کو پاک کریں- اور ایسے معاشرے کو جنم دیں جو ان باتوں کی ایک زندہ مثال بن جائے جو آپ کے سامنے پیش کی جا رہی ہیں- اور پھر آپ دیکھیں کہ آپ نے کیا حاصل کیا- اور کیا کھویا ہے- تو آپ میں سے ہر ایک کا دل اس یقین سے بھر جائے گا کہ جہنم کھوئی ہے- اور جنت حاصل کی ہے- اس سے پہلے آپ جہنم کی زندگی بسر کر رہے تھے- یہ جھوٹے چسکے تھے مزے تھے باتوں کے' غیبتوں کے' تحقیر کے ان سب کے

اندر ایک جہنم کی آگ پائی جاتی تھی جو آپ کے دل میں جلتی تھی وہیں سے بھڑکتی تھی معاشرے کو جلانے کی صلاحیت رکھتی تھی جب ابل ابل کر آپ کے منہ سے نکلتی تھی۔ تو ایسے سانپوں کی طرح تھی جو کہانیوں میں پائے جاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ وہ آگ اگلتے ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی باتیں سننے کے بعد آپ کے دل میں تسکین ملے گی ٹھنڈ پڑے گی۔ ہر قسم کی آگ سے آپ کا سینہ پاک ہو جائے گا۔ ایسی حالت میں زندگی بسر کرنا ہی حقیقی جنت ہے۔ اور آپ کے ماحول اور اپ کے معاشرے کو بھی آپ کی ذات سے امن نصیب ہو گا۔ یہ وہ معاشرہ ہے جس نے لازماً غالب آنا ہے۔ کوئی دنیا کی طاقت روک نہیں سکتی۔ (۔) کسی حکومت کی دشمنی کسی حکومت کی قانون سازی آپ کے خلاف کلیتہً" بے اثر ہو جائے گی۔ اگر آپ (۔) اخلاق سے آراستہ ہو کر گلیوں میں نکلیں گے پھر تو دنیا نے آپ کا عاشق ہونا ہی ہونا ہے۔ کون ہے جو اس راہ میں حائل ہو سکے۔

اموال اور صورتوں کو خدا نہیں دیکھتا

فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو یاد رکھو کہ فرمایا تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو خدا نہیں دیکھ رہا۔ تمہارے دلوں کو دیکھ رہا ہے۔ اس میں اس بات کا حل کر دیا۔ حل بتا دیا کہ جب تم کسی کے پاس مال زیادہ دیکھتے ہو۔ یا اچھی صورت دیکھتے ہو کچھ اور ایسی خوبیاں دیکھتے ہو جو تم میں نہیں ہیں تو غور کرو گے تو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں۔ آخری فیصلہ تو خدا کی نظر نے کرنا ہے کہ تم کون ہو اور کیسے ہو۔ تو جب یہ مقابلے میں داخل ہی نہیں ہیں چیزیں مقابلے کے امتحان میں ان کا شمار ہی کوئی نہیں ہے تو تم کیوں بیوقوفوں کی طرح اپنی محرومی کا احساس رکھتے ہو اور اپنے آپ کو اور مصیبت میں مبتلا رکھتے ہو۔ اللہ نے دیکھنا ہے اور اسی کی نظر ہے جو دائماً" آپ کے حق میں فیصلہ کرے گی۔ اور جس کی نظر کی طرف آپ کی نظر لگی رہنی چاہئے۔ فرمایا جب اس کو پرواہ ہی کوئی نہیں کہ مالدار تم میں سے کون ہے اور اچھی شکل والا کون ہے تو خواہ مخواہ تم نے اپنے دلوں میں ایک جہنم سہیڑ رکھی ہے ایک آگ بھڑکا رکھی ہے محرومی کی۔ ہائے ہمارے پاس مال نہیں رہا۔ ہمارے پاس ایسی شکل نہیں۔۔۔ ایسی ایسی فضیلتیں نہیں ہیں۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اللہ ان کو دیکھتا ہی نہیں۔ جب دیکھ ہی نہیں رہا تو ان کو اکٹھا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اپنی دنیا کی نصیحت کے لئے ٹھیک ہے۔ کچھ کوشش ہو سکتی ہے جو فطرتاً" جائز ہے۔ لیکن ان جائز طریقوں پر جو خدا بیان فرماتا ہے۔ اور اگر نہ بھی حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ اللہ کی دل پر نظر رہتی ہے۔ اور جو دل کو دیکھنے والا ہے وہ دل میں پلنے والے تقویٰ پر نظر رکھتا ہے۔ سب سے بڑا مالدار سب سے بڑا خوبصورت سب سے زیادہ حسین وہ ہے جس کے دل میں تقویٰ پلتا ہو۔ اور یہ بات کہ خدا دیکھتا ہے وہ بظاہر دور کی بات دکھائی دیتی ہے اس کے دیکھنے کا ہمیں کیا پتہ۔ یعنی امر واقعہ یہ ہے کہ جس کے دل میں تقویٰ پل رہا ہو۔ اس کی ادائیں حسین ہو جاتی ہیں۔ جو دولت تقوے کی دولت ہے اس کا کوئی اور مقابلہ نہیں۔ اس لئے غریب متقی کی بھی معاشرہ میں خدا تعالیٰ عزت قائم کرتا ہے۔ اور ایک غریب متقی کو بھی بھی لوگ زیادہ پیار اور محبت سے ملتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے زیادہ دنیا کے لحاظ سے اور کون غریب تھا جن کے گھر میں بعض دفعہ بیٹھنے کی بھی کوئی چیز نہیں ہوا کرتی تھی۔ کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی کئی کئی دن بعض دفعہ کھانا بھی نہیں پکتا تھا۔ ایسی کھجور کی چٹائی جس پر لیٹنے سے سارے جسم پر نشان پڑ جایا کرتے تھے۔ مالی لحاظ سے تو یہی حیثیت تھی۔ مگر کتنے کتنے بڑے بڑے مالدار تھے جو اپنے اموال پر لعنت ڈالتے ہوئے انہیں پیچھے پھینکتے ہوئے محمد رسول اللہ ﷺ کی چوکھٹ پر حاضر ہو گئے۔ اور آپؐ کے تعلق میں جو غربت ان کو ملی وہ ان کی عزتوں کا نشان بن گئی۔ پھر کیسے کیسے بادشاہ تھے جن کے متعلق (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ وہ محمدؐ کا نام لے کر عزت و احترام سے جھکتے ہوئے اپنے تختوں سے نیچے اتر آتے ہیں۔

ایک غریب انسان کی عزت ہے اس لئے کہ آپؐ بالکل سچ فرماتے ہیں کہ تقویٰ یہاں ہے۔ تقویٰ یہاں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ مال کو نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ صورتوں کو نہیں دیکھتا۔ تقویٰ کو دیکھتا ہے۔ مگر جب خدا دیکھتا ہے تو دنیا کی نظریں بھی اس کے لئے تبدیل کی جاتی ہیں اور دنیا کی محرومی کا احساس بھی مٹا دیا جاتا ہے۔ وہ غربت کے باوجود معزز ہو جاتا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نصیحتوں کو عزت اور احترام اور محبت کی نظر سے دیکھیں۔ یہ وہ نصیحتیں ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کی خاطر دنیا کا بڑے سے بڑا بادشاہ اپنے تخت سے اتر کر اس کی ایک کوڑی کی بھی پرواہ چھوڑے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی باتوں کے سامنے سر جھکا دے تو یہ اس کے لئے بھلائی ہو گی اس کی کوئی قربانی نہیں ہے۔

اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو۔ عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو۔ اللہ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو ان باتوں پر جن میں سے بعض کا خلاصہ ہے تکرار ہے آنحضرت ﷺ نے اس نصیحت کو ختم فرمایا اور جہاں آپؐ نے نصیحت ختم فرمائی وہیں سے ہماری جنتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ وہیں سے ہمارے تمام مسائل اور دلدروں اور مصیبتوں کے حل کا سفر شروع ہوتا ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۸۶ میں سعیدہ تبسم زوجہ منیر احمد قمر قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۵-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی بیس ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک ہزار روپے کل جائیداد اکیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۷۵ مارک ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ تبسم محلہ دارالفضل ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر۱ چوہدری اقبال احمد سیکرٹری وصایا جرمنی گواہ شد نمبر۲ ندیم احمد ولد مہر نیاز احمد جرمنی۔

مسل نمبر ۲۹۷۸۷ میں حمیدہ مبارکہ زوجہ چوہدری لطیف احمد قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانٹریال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۶-۲۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم مبلغ دس ہزار روپے پاکستانی اور زیورات طلائی ساڑھے تنتالیس تولہ مالیتی ۸۵۵۰ کینیڈین ڈالر اس وقت مجھے مبلغ یکصد کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حمیدہ مبارکہ کینیڈا گواہ شد نمبر۱ چوہدری لطیف احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ حافظ عزیز الرحمان صاحب وصیت نمبر ۲۰۷۴۲۔

مسل نمبر ۲۹۷۸۸ میں آمنہ بی بی گورایہ بیوہ محمد علی گورایہ قوم بھنڈر پیشہ زمیندارہ عمر ۶۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۷-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دو ایکڑ زرعی زمین نہری واقع نزد احمد نگر مالیتی چالیس ہزار روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۳۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ویل فیئر الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آمنہ بی بی گورایہ کینیڈا گواہ شد نمبر۱ نعیم احمد طیب وصیت نمبر ۲۱۶۹۲ گواہ شد نمبر۲ محمد نصر اللہ کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۹۷۸۹ میں طارق سعید ولد محمد سعید احمد قوم ۔ پیشہ طالب علم عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورنٹو کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق سعید ٹورنٹو کینیڈا گواہ شد نمبر۱ کرنل محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵ گواہ شد نمبر۲ سید محمد خیر البشر کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۹۷۹۱ میں منصور طاہر ولد ملک محمد نذیر صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱/۱۶ دارالنصر غربی ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر ۱/۱۶ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی تین لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۸۲۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور طاہر ۱/۱۶ دارالنصر غربی ربوہ حال کینیڈا گواہ شد نمبر۱ ملک منصور احمد خان وصیت نمبر ۲۸۳۶۱ گواہ شد نمبر۲۔ نعیم احمد طیب کینیڈا وصیت نمبر ۲۱۶۹۲۔

خلافت لائبریری ربوہ

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز معروف احمد ابن مکرم محمد اقبال بشیر صاحب ۹۴-۱۲-۲۱ کو کھیلتے ہوئے چھت سے گر گیا ہے۔ اس کے بائیں بازو کی ہڈی کہنی کے جوڑ سے الگ ہو کر گوشت پھاڑ کر نکل گئی ہے۔ اب فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ بچے کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

(وکالت وقف نو)

کیا آپ کو ضرورت ہے؟
ایک جدید خوبصورت گھر کی
● جو شہر کے وسط بیت الاقصیٰ کے قریب تر ہو۔ ● جو جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ، تمام سہولیات بجلی، پانی، فون سے آراستہ ہو۔ ● جہاں عنقریب سوئی گیس متوقع ہے۔ ● دو بیڈ روم ملحقہ غسلخانے ڈرائنگ روم، لاؤنج، گیراج اور کشادہ صحن پر مشتمل ہو۔ ● باہم ملحق دو گھر کا سیٹ جو دو بھائیوں یا دوستوں کے ساتھ رہنے کی خواہش کی تکمیل کر سکتا ہے۔ ● مکمل مالکانہ حقوق جس پر حسب ضرورت بینک سے قرض وغیرہ مل سکتا ہے۔ ● اپنی بہترین جائے وقوع اعلیٰ اور ٹھوس تعمیر کے باوجود معقول اور مناسب قیمت۔
رابطہ کیلئے
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
۲- بلال مارکیٹ ربوہ ۳- بیت العزیز رحمن کالونی ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ فون: ۱۳۹۹

○ محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ صدر لجنہ دارالشکر ربوہ کو ۹۴-۱۲-۲۱ کو فالج کا شدید حملہ ہوا تھا فوری طور پر فضل عمر ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ اب خدا کے فضل سے پہلے سے بہت آرام ہے۔

ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرم محمد اکرم ملک صاحب مربی مانچسٹر حال ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر محمود احمد ساجد صاحب ابن مکرم ملک محمد اعظم صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے ایم بی بی ایس کے بعد ایک سال کے اندر اندر ایف سی پی ایس پارٹ اکا امتحان اپنی کاوش میں نمایاں پاس کر لیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو دیگر نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۶۴۳

ہمیشہ
خورشید یونانی دواخانہ
کی سر بند دوائیں استعمال کریں
معجون وخمیرہ جات ہر قسم خالص شہد میں تیار کئے جاتے ہیں۔
عرقیات ومشروبات نہایت محنت سے مکمل اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔
تھوک و پرچون دستیاب ہیں

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک پاس خواتین وحضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلباء، ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس
خصوصیات
○ کورسز بذریعہ ڈاک
○ ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے۔
○ سٹوڈنٹ کیلئے وظائف
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں
○ اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔
پرنسپل، ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان
نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنیکے لیئے 15 روپے منی آرڈر کریں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158۔ ڈی پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۲۳۸۸۸/۲۲۲۲

ڈش انٹینا ڈش انٹینا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
● بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا گارنٹی شدہ
● بہترین ریموٹ کنٹرول ریسیور (امپورٹڈ)
● امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
● اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
● قیمت صرف -/9500 اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ہماری مقبولیت
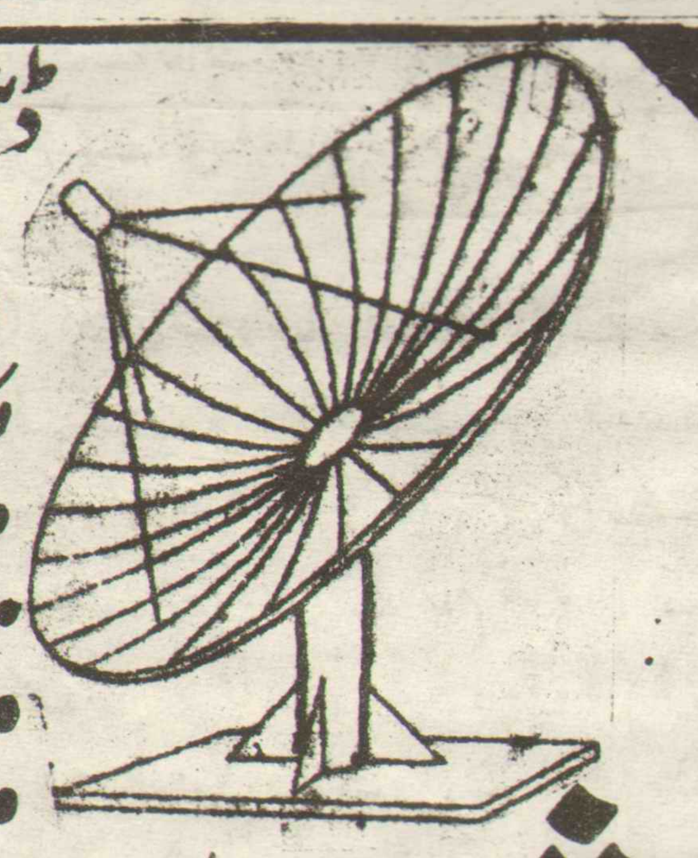
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

قدرت سے فضل اور رحم کے ساتھ
مولا ناصر
الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231 664-3442
فیکس (92-21) 6643299

حاسد کی ہر اک بات سے اللہ بچائے
اس سمت اُدھر سے کبھی جھونکا بھی نہ آئے
یہ آگ ہے حاسد کو بھسم کرکے رہے گی
اس آگ کو بجھنا ہے تو اللہ بجھائے

ابو الاقبال

خبریں

ربوہ : 29 دسمبر-1994ء
صبح سے دھند چھائی ہوئی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کراچی میں ایم کیو ایم حقیقی اور ایم کیو ایم الطاف گروپ کے لیڈروں سے ملاقات کی اور کراچی کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے ان سے گفت و شنید کی۔ ان ملاقاتوں کو حکومت کے ترجمان نے مفید بتایا ہے اور ان کو جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ترجمان نے کہا ہے کہ امید رکھنی چاہیئے کہ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں کراچی کے مسائل کو حل کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

○ ملائشیا کے سفیر نے وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو سے ملاقات کی اور ان سے ملائشیا اور پاکستان کے درمیان تجارتی اور ثقافتی وفود کے تبادلے پر تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات میں دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کا عزم ظاہر کیا اور تجارتی تعلقات بڑھانے پر زور دیا گیا۔

○ روس کے صدر یلسن نے اپنی فوج کو حکم دیا ہے کہ چیچنیا کے دارالحکومت پر ہوائی حملے بند کر دیئے جائیں۔ اور شہر پر ہر قسم کی بمباری ختم کر دی جائے۔ انہوں نے اپنی فوجوں کو حکم دیا ہے کہ چیچنیا کے فوجیوں کو گرفتار کر لیا جائے اور ان سے اسلحہ واپس لیا جائے۔ انہوں نے اپنے ایک ٹیلیو ژن انٹرویو میں کہا ہے کہ چیچنیا کے مسئلہ کا ابھی بھی سیاسی حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے سرینگر میں بی۔ جے۔ پارٹی کے ایک ہندو لیڈر کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ راولپنڈی میں چار ڈاکو حبیب بینک لمیٹڈ کی ایک برانچ سے اٹھارہ لاکھ روپیہ لوٹ کر فرار ہو گئے۔ یہ واردات دن کے وقت ایک بجے کے قریب عمل میں لائی گئی۔

○ قازقستان کے صدر نے روس کے صدر یلسن سے روسی فوجوں کے چیچنیا پر حملے کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اور روسی فوجوں نے وہاں جو تباہی پھیلا رکھی ہے اس پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر خوراک و زراعت نے کہا ہے کہ گندم پر بین الصوبائی پابندی لگانے کا مقصد صرف اس کی سمگلنگ کو روکنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صوبہ سرحد میں گندم کی کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔

○ واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے کہ امریکہ کے محکمہ سی۔ آئی۔ اے کے ڈائریکٹر جنرل نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے یہ اقدام اپنے ایک ماتحت کے روس کے لئے جاسوسی میں ملوث پائے جانے کے بعد کیا ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت فری اکانومی مارکیٹ کو کنٹرول کرنے پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا نج کاری کی لعنت بھی سابقہ حکومت نے دی۔ قیمتوں کے تعین کا اختیار بھی غیر ذمہ دار لوگوں کو دیا گیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ میں توہین عدالت کے خلاف ہوں۔ میری رائے میں ہر شخص کو عدالتی فیصلہ پر تبصرہ کا اختیار ہونا چاہئے۔

○ افغان صدر برہان الدین ربانی نے یک طرفہ جنگ بندی کے احکامات جاری کر دئے ہیں اور انتقال اقتدار کی پیش کش کی ہے۔ انہوں نے افغانستان کے تمام صوبوں کے نمائندوں اور مجاہدین کے گروپوں کو کابل میں بات چیت کی دعوت دی ہے۔ حکومت اختیارات سنبھالنے کے لئے انتظامیہ قائم کرنا چاہتی ہے ربانی کی صدارت آج ختم ہو رہی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ قائد کی جماعت کا نام لے کر ملک فروخت کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہونے دیں گے انہوں نے کہا ہم محدود وسائل کے باوجود سابقہ حکومت سے ملنے والے۔ لامحدود مسائل حل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہم عوام کی تاریک زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔

○ روس کے صدر بورس یلسن نے چیچنیا میں دوبارہ قومی حکومت قائم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ روسی صدر نے کہا ہے کہ فوجی کارروائی مکمل ہو گئی ہے اب ریاست میں نئی انتظامیہ قائم کرنے کے بعد کام ہو گا۔

○ چیچنیا سے ملنے والی خبروں کے مطابق دارالحکومت گروزنی میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

○ فرانس کے انسداد دہشت گردی کے دستوں نے ماریشس کے ہوائی اڈے پر ایئر فرانس کے اس طیارے پر ہلہ بول دیا ہے جسے الجزائر کے عسکریت پسندوں نے اغوا کر لیا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ۵ ہائی جیکر اور ۲ ہواباز ہلاک ہو گئے ہیں۔

○ لاہور۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ کوئٹہ اور دوسرے شہروں میں حالیہ بارش کے نتیجہ میں سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے چیچنیا میں لڑائی پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ اور جنگ بند کرنے کی اپیل کی ہے۔ تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ عالمی برادری چیچنیا میں لڑائی بند کرانے کے لئے سیاسی اور اخلاقی دباؤ ڈالے۔

○ آل پارٹی حریت کانفرنس کے چیرمین میر واعظ عمر فاروق نے کہا ہے کہ پاکستان میں عدم استحکام سے کشمیر کی جدوجہد کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسلامی کانفرنس کی قرارداد ہمارے دل کی آواز ہے۔

ناصر آباد۔ ربوہ میں
نہایت باموقع مکان برقبہ دس مرلہ سوئی گیس، بجلی، میٹھے پانی اور ٹیلیفون سے آراستہ نیز دس مرلہ کارنر پلاٹ برائے فوری فروخت۔
رابطہ: حمیدالدین ۱۳۷۔ ناصر آباد۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۵۵

باتصویر احمدی جنتری ۱۹۹۵ء
۶۰ صفحات (از شیخ عبدالماجد) قیمت ۱۰ روپے
نادر تحریریں۔ نادر تصاویر
اقبال اور احمدیت
۲۰۵ صفحات (از شیخ عبدالماجد) قیمت -/۱۵۰ روپے
احمدیہ ہال، میگزین لین صدر کراچی۔
افضل برادرز ربوہ۔ الائٹ بک سنٹر۔
ٹولنٹن مارکیٹ انار کلی لاہور۔ دارالذکر لاہور
شیخ عبدالماجد ۱۰۰ گل زیب کالونی سمن آباد لاہور

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے، ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524 — فیکس- 534

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد وا۔ ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ضرورت ہے
ہماری فیکٹری واقع جہلم میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے
۱- ہیلپر : کم از کم تنخواہ -/1600 ماہوار تعلیم ضروری نہیں۔
2- چوکیدار : عمر 35-45 سال۔ تعلیم مڈل فوج سے ریٹائرڈ کو ترجیح دی جائے گی۔
3- مشین آپریٹر : کم از کم تنخواہ -/1950 ماہوار۔ تجربہ کی بناء پر اگلا سکیل دیا جاسکتا ہے۔
4- شفٹ انچارج (سپروائزر) گورنمنٹ مکینیکل ڈپلومہ ہولڈر یا کسی صنعتی ادارہ میں 5 سالہ تجربہ۔ تنخواہ حسب قابلیت
تنخواہ کے علاوہ دیگر سہولیات مثلاً سالانہ چھٹیاں۔ گریجوئٹی۔ میڈیکل اولڈ ایج بینیفٹ اور مفت رہائش۔ 6 ماہ کی سروس کے بعد فیملی رہائش دی جاسکتی ہے۔
تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف
پاکستان چپ بورڈ پرائیوٹ لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر 18 جہلم